مولانا محمد ابراہیم فانی

الحاج حضرت مولانا غلام حیدرؒ فاضل دیوبند کی جدائی

کاروانِ شوق اور قافلہ حق کا ایک ایک ساتھی یکے بعد دیگرے کاروان سے بچھڑتا جا رہا ہے۔ اور جن کا وجود ہم جیسے بے بضاعتوں اور تہی دامنوں کے لئے ایک شجر سایہ دار اور سائبان کی حیثیت رکھتا تھا وہ اس مادی دنیا کے علائق سے منہ موڑ کر سوئے دارعقبی روانہ ہو رہے ہیں' جن کی جبینوں پر ہمارے پاکیزہ اور قدسی صفات اکابر و اسلاف کے تابندہ و درخشندہ نقوش ہم مطالعہ کرتے تھے۔ آج ہماری آنکھیں ان نورانی پیشانیوں کے دیدار سے محروم ہیں۔

ان مسافران ملک بقا میں ایک اور راہی کا اضافہ ہوا۔ اور وہ ہیں ہمارے انتہائی محترم و مخدوم الحاج حضرت مولانا غلام حیدر صاحب چھوٹے لاہور والے (ضلع صوابی) جو کہ اب اس دنیا میں نہیں رہے' لیکن اپنی انکساری تو ضع اور اخفائے حال کے حوالے سے آپ اپنے معاصرین میں کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ نہ صرف شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید احمد مدنی قدس سرہ کے تلمیذ و شاگرد خاص تھے بلکہ ان کے اور اپنے تمام اکابر اساتذہ کے عاشق زار بھی تھے' غالباً ۱۹۴۲ء میں آپ نے دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغ حاصل کی' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے انتہائی معتمد اور مخلص ساتھیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور آپ جامعہ حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے مستقل رکن تھے اور اس کے تمام اجلاسوں میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ دارالعلوم کے ساتھ انکی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ ضعف و نقاہت اور پیرانہ سالی کے باوجود مہینہ میں ایک یا دو دفعہ ضرور تشریف لاتے' اور حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی وفات کے بعد انکی قبر پر باقاعدگی سے حاضری دے کر فاتحہ خوانی کرتے۔ وفات سے ہفتہ دس دن قبل اپنے صاحبزادے مولانا رشید احمد حقانی اور چند خادموں کے ہمراہ پشاور کو ڈاکٹر کے پاس اپنے معائنہ کے لئے جاتے ہوئے دارالعلوم تشریف لائے' ان کے برخوردار نے کہا کہ داجی نے کہا کہ راستے میں دارالعلوم حقانیہ جائیں گے' وہاں حضرت شیخ الحدیثؒ کے مزار پر حاضری دوں گا اور کچھ دیر دفتر اہتمام میں قیام کر کے پھر پشاور جائیں گے۔ حالانکہ آپ فالج کے مریض تھے' اور چلنے پھرنے میں آپ کو بہت دقت پیش آ رہی تھی' چونکہ عوام میں آپ حاجی صاحب کے عرف سے معروف تھے۔ اس لئے اکثر لوگ آپ کے علمی مقام اور رتبہ سے ناواقف تھے اور آپ نے اپنی وضع قطع بھی ایسی اختیار کی تھی' کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ آپ فاضل دیوبند ہیں' گزشتہ سال آپ دارالعلوم تشریف لائے تھے تو احقر نے دوران درس دارالحدیث میں طلبہ کو ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ نحیف و نزار شخصیت مجسمہ علم اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں' اسی پر طلبہ کا ایک ہجوم ان کے ساتھ مصافحہ کیلئے ٹوٹ پڑا۔ دورۂ حدیث کے طلبہ نے اصرار کیا کہ حضرت ہمیں اجازت حدیث سے نوازیں تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں شیخ الحدیث تھوڑا ہی ہوں' اجازت حدیث تو کوئی شیخ الحدیث ہی دے سکتا ہے۔ بہر حال اخفائے حال کو انہوں نے اپنا

اوڑھنا بچھونا بنایا تھا۔آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا رشید احمد صاحب حقانیہ کے فاضل اور علم وعمل میں اپنے والد محترم ومرحوم کے عکسِ جمیل اور صحیح جانشین ہیں' آپ دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور (صوابی) میں صدر مدرس ہیں' اور دوسرے صاحبزادے مولانا فرید احمد صاحب کراچی میں ایک مدرسہ کے مہتمم اور جامع مسجد کے خطیب ہیں۔ جب آپ کے سانحہ ارتحال کی اطلاع دارالعلوم حقانیہ دی گئی تو دارالعلوم کی فضا مغموم ہوگئی اور ہر کسی کی آنکھ اس عظیم خسارہ پر اشکبار تھی۔نماز جنازہ میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اور نائب مہتمم صاحب مدظلہ سمیت مدرسین اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔آپ کی نماز جنازہ اپنے گاؤں لاہور میں ادا کی گئی۔ایک عظیم الشان جنازہ جس میں قرب وجوار اور دور ودراز سے علماء طلبہ حفاظ وقراء صلحا' عامۃ المسلمین اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔تدفین ونماز جنازہ سے قبل حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ کی علمی شخصیت دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کے ساتھ ان کے تعلق کا بطور خاص ذکر کیا۔مقامِ افسوس یہ ہے کہ ضلع صوابی میں (غالباً یہ آخری فاضل دیوبند تھے' جن کو گزشتہ دنوں سپرد لحد کیا گیا۔

دارالعلوم حقانیہ ادارہ الحق اور جامعہ کے تمام مدرسین وطلبہ وعملہ آپ کے سانحہ وفات پر آپ کے پسماندگان وصاحبزادگان مولانا رشید احمد ومولانا فرید احمد کے ساتھ مسنون تعزیت کرتے ہیں اور ان کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم

پیشکش: القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد نوشہرہ

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے **ابواب البر والصلة** کے درسی افادات جس میں والدین کے حقوق' رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی' پڑوسیوں کے حقوقِ ہمسائیگی' بڑوں کا ادب واحترام' چھوٹوں پر رحمت وشفقت' بہنوں اور بیٹیوں کی تعلیم وتربیت' بیوی اور بچوں کی پرورش اور سرپرستی' یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری' ضعیفوں اور بے کسوں کے ساتھ ہمدردی' غلاموں اور خادموں سے لطف اور نرمی' مریضوں کی عیادت' مصیبت زدہ کی مدد اور ان سے تعاون' نیز سلام کو عام کرنا' مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا' عفو ودرگزر سے کام لینا' عہد کی پابندی کرنا' سچ بولنے کی عادت بنانا' الغرض ہر قسم کی خوش اخلاقی اور حسنِ معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے اور ان اوصاف حسنہ کی فضائل اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ صفحات: ۴۰۰...... ہدیہ: ۴۰۰ روپے

پیش لفظ: مولانا عبدالقیوم حقانی جمع وترتیب: مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی

مکتبہ ایوان شریعت جامعہ حقانیہ سے طلب کی جاسکتی ہے